جنرل مشرف کا واحد جرم یہ ہے کہ وہ مہاجر ہیں۔امریکی مؤرخ ومصنف

بےنظیر بھٹو نے 1995ء میں مہاجروں کو چوہا اور گندا خون رکھنے والا قرار دیا تھا

اس کے جواب میں مہاجروں نے کہا کہ ہمارا خون گندا ہے تو اسی خون سے یہ ملک بنا ہے

جنرل مشرف کو اقتدار سے ہٹانے کی کوششوں کا ’’جمہوریت کی بحالی‘‘ سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے

پاکستان کی لبرل ایلیٹ کلاس صرف جنرل مشرف کی دشمنی میں ملک کو خطرہ میں ڈال رہی ہے

مہاجروں نے پاکستان بنانے کیلئے جدوجہد کی لیکن انکے ساتھ تیسرے درجہ کا سلوک کیا جاتا ہے۔ممتاز امریکی اخبار وال اسٹریٹ جنرل میں مضمون

واشنگٹن۔۔۔16 جون 2007ء

امریکہ کے معروف مؤرخ اور مصنف آرتھر ہرمن (Arther Herman) نے امریکی اخبار وال اسٹریٹ جنرل میں اپنے مضمون میں کہا ہے کہ 8 جون کے ایڈیٹوریل صفحہ پر بےنظیر بھٹو کے تبصرہ ’’ڈیموکریسی فار پاکستان‘‘ کو پڑھنے والے قارئین جو پاکستان کی تاریخ سے نا آشنا ہیں انہیں چند حقائق کا علم ہونا ضروری ہے۔

(1) بطور وزیراعظم پاکستان بےنظیر بھٹو جنوبی ایشیاء کی تاریخ کی سب سے نااہل ترین لیڈر تھیں جنہیں 1996ء میں پاکستان کے صدر نے اقرباء پروری، کرپشن اور بدانتظامی کی بنیاد پر برطرف کردیا تھا۔1990ء کی دہائی میں ان کی ابتر دورِحکومت میں کراچی کی سڑکوں پر ہر روز ان گنت افراد قتل کئے جارہے تھے۔

(2) بےنظیر بھٹو یا ان کی پاکستان پیپلز پارٹی کے دوبارہ اقتدار میں آنے کا لازمی مطلب یہ ہوگا کہ دوبارہ افراتفری یا انارکی ہوگی اور طالبان اسٹائل کی بنیاد پرستانہ بغاوت کا دروازہ کھل جائے گا۔ بےنظیر بھٹو اس امکان کو نان سنس کہہ کر رد کرتی ہیں اور اس بات پر زور دیتی ہیں کہ پاکستانیوں کی دوتہائی سے زائد اکثریت اپنے مذہبی نظریات میں واضح طور پر موڈریٹ ہیں۔

1979ء میں ایران میں بھی بظاہر ایسا ہی نظر آرہا تھا لیکن جب ایران کے لبرل عناصر اور انسانی حقوق کے علمبرداروں نے امریکہ کو اس بات پر کنوینس کیا کہ شاہ ایران کی حمایت ترک کردے، جیسی آج پاکستان کے لبرل عناصر ہمیں جنرل مشرف کی حمایت ترک کرنے کیلئے کررہے ہیں تو اس کا نتیجہ آیت اللہ خمینی کی صورت میں نکلا۔

تہران میں خمینی کے جانشین سرحد پار پاکستان میں ایسا ہی انتہاپسند اسلامی اقتدار لانے کیلئے کچھ بھی کریں گے خاص طور پر ایسی صورت میں جبکہ اس کے نتیجہ میں ایٹمی ہتھیاروں تک رسائی حاصل ہورہی ہو۔

(3) جنرل مشرف سے موجودہ نفرت کا انکی حکومت کی نوعیت سے قطعی کوئی تعلق نہیں ہے۔جنرل مشرف کا اصل جرم یہ ہے کہ وہ مہاجر ہیں اور 1947ء میں تقسیم ہند کے بعد پاکستان ہجرت کرنے والے لاکھوں ہندوستانی مسلمانوں میں سے ایک کے صاحبزادے ہیں۔اگرچہ مہاجروں

نے ہی پاکستان کے قیام کیلئے جدوجہد کی لیکن بہت سے مقامی پاکستانی مہاجروں کو حقارت سے دیکھتے ہیں اوران کے ساتھ تیسرے درجہ کے شہری جیسا سلوک کرتے ہیں۔

1995ء میں بے نظیر بھٹو نے بطور وزیراعظم مہاجروں کو''چوہے'' قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ ان کا''خون گندا ہے''۔مہاجروں کے ایک ترجمان نے انڈیا ٹوڈے میں اس کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ''ہمارا خون خراب ہے تو اسی خون سے یہ ملک بنا ہے''بے نظیر بھٹو جیسی مغربی تعلیم یافتہ پاکستانیوں تک کیلئے یہ منظر نا قابل برداشت ہے کہ جنرل مشرف جیسا ایک عام مہاجر پاکستان کے اقتدار پر فائز ہو۔جنرل مشرف کو اقتدار سے ہٹانے کی کوششوں کا''جمہویت کی بحالی'' سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

(4) جنرل مشرف صرف امریکہ کیلئے ہی ایک اچھے اتحادی نہیں بلکہ پاکستانیوں کیلئے بھی اچھے رہے ہیں۔فی کس آمدنی اور دولت میں قابلِ ذکر اضافہ ہوا ہے۔بھارت کے ساتھ تناؤ جس کی وجہ سے 1999ء میں ایک مرحلہ پر پاکستان ایٹمی جنگ کے دہانے تک پہنچ گیا تھا، یہ تناؤ کم ہو گیا ہے۔جنرل مشرف نے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر جہادی قوتوں کو لگام دینے کی کوشش کی ہے اور بنیاد پرست مدرسوں کو بیرونی امداد کا خاتمہ کیا ہے۔

جنرل مشرف کا دورِحکومت اگر چہ بے عیب نہیں ہے لیکن عراق میں مالکی کی حکومت کے مقابلہ میں ان کا ریکارڈ متاثر کن ہے خاص طور پر ایک محفوظ،نسبتاً کھلے اور سیکولر پاکستان کی تشکیل کے حوالہ سے۔اب اسی پاکستان کو ملک کی لبرل ایلیٹ کلاس صرف جنرل مشرف سے نفرت کی وجہ سے خطرہ میں ڈالنا چاہتی ہے۔بے نظیر بھٹو کا کالم نہ صرف ایک منافقانہ مشق ہے بلکہ ایک بھرپور اور المناک کوتاہ نظری کا مظاہرہ ہے۔

اس مضمون کے مصنف آرتھر ہرمن(Arthur Herman) ایک معروف امریکی مؤرخ ہیں جو نیشنل ریویو (National Review) کیلئے لکھتے رہتے ہیں۔1990ء میں یہ امریکہ کی جارج میسن یونیورسٹی (George Mason University)میں پڑھاتے رہے ہیں۔2001ء میں ان کی ایک کتاب نیویارک ٹائمز کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب تھی۔آرتھر ہرمن متعدد مشہور کتابیں تحریر کر چکے ہیں ۔زیرِ نظر مضمون انہوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے مضمون''ڈیموکریسی فار پاکستان'' Democarcy for Pakistan) کے جواب میں لکھا ہے اور امریکہ کے مشہور اور مؤقر اخبار وال اسٹریٹ جنرل(Wall Street Journal)کے 14 جون 2007ء کے شمارے میں شائع ہوا۔جو قارئین کے مطالعہ کیلئے پیشِ خدمت ہے۔

☆☆☆☆☆